حسنِ انتقاد

"تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔"

سید محمد ذوالکفل بخاری

ماہنامہ "الحق" شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر

مدیر: مولانا سمیع الحق۔ مرتب: مولانا عبدالقیوم حقانی۔ ناشر: موتمر المصنفین، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔ نوشہرہ (سرحد) پاکستان۔ ضخامت: ۱۲۰۰ صفحات۔ کتابت طباعت: عمدہ

برصغیر کے نامور عالم دین اور صاحب قلم، سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جگہ، نئی تہذیب کو "جاہلیت جدیدہ" کا نام دیا ہے۔ یہ نام اتنا بلیغ ہے کہ کم از کم مجھے اس سے بہتر اور موزوں کوئی اور نام نہیں مل سکا۔ بلکہ ہر وہ شخص جسے آج کے مسلمانوں کی دانش و بینش، عقائد و اعمال اور متاع دین و دنیا کی تباہی و بربادی دکھائی دیتی ہے، محسوس ہوتی ہے، تہذیب جدید کی ہلاکت خیزیوں کو جاہلیت جدیدہ کا شاخسانہ ہی کہے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس جاہلیت جدیدہ کا سامنا کون کرے گا۔ اس کا مقابلہ اور محاسبہ، بیخ کنی، سرکوبی، استیصال یا اس کی ہزیمت اور پسپائی کا عنوان اور سامان کون فراہم کرے گا؟ یقیناً (اقبال کے بقول)۔۔۔۔۔۔۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا

وہ۔۔۔۔۔ جس کے لئے جاہلیت جدیدہ کے "خدائے بزرگ و برتر"۔۔۔۔ شیطان رجیم نے حکم دے رکھا ہے کہ

روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی، جہاں بھی شیطان کو اپنی اس کوشش میں کامیابی ہوئی ہے وہیں ملت محمدیہ کا شیرازہ ابتر ہوا ہے۔ اور جاہلیت جدیدہ کی اس یلغار کو کسی نے روکا ہے تو انہی بندگان بے نفس نے کہ جن کو سچے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سچے دین کا سچا علم و فہم عطا ہوا۔ یقیناً یہی لوگ انبیاء کے وارث ہیں۔ عیش دنیوی۔۔۔ اور لذات نفس سے بے گانہ۔۔۔۔ خوف مرگ سے بے نیاز!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی! حدیث و فقہ میں استاذالاساتذہ کے درجے پر فائز! زہد و تقویٰ اور توکل و عزیمت کا مجسمہ! ہزاروں لاکھوں شاگردوں کے معلم و مربی، مریدوں کے مرشد و مخدوم، عقیدت مندوں کے مقتدا و پیشوا اور نیاز مندوں کے محبوب و محترم! ان کی خدمات و سوانح کا احاطہ تو کجا حتیٰ بارہ سو صفحات پر مشتمل "الحق" کی اس ضخیم اشاعت میں بھی نہیں ہوسکا تو اپنی مختصر اور کمزور سی مبصرانہ تحریر میں یہ کیونکر ممکن ہو؟ البتہ یہاں اس حقیقت کا اعتراف اور اظہار ضروری ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات و افادات، جہادِ افغانستان کی عملی سرپرستی اور پاکستان کی پارلیمانی سیاست میں، عالمانہ وقار کے ساتھ ان کی جلوہ گری.... یہ سب عناوین ایسے ہیں کہ ان پر پہلی مرتبہ اتنا بہت

سا، مبسوط، مربوط اور حد درجہ مفید مواد یکجا ہو کر سامنے آیا ہے کہ اس کے ملاحظے سے خود ہمیں خوشگوار حیرت ہوئی ہے۔ تبصرہ کے شروع میں، ہم نے جو جاہلیت جدیدہ کی بات کی تھی، وہ اسی حوالہ سے تھی کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے علمی، روحانی، مسلکی اور نسبی ورثا کو آج لازماً یہ سوچنا چاہئیے کہ جاہلیت جدیدہ کے خلاف جو جہاد عمر بھر مولانا نے جاری رکھا اور جس مجاہدانہ شان کے ساتھ وہ ہر طرح کی آزمائشوں میں سرخرو ہوئے۔ کیا اس سے انحراف یا اغماض کسی بھی درجہ میں کسی کے لئے مستحسن ہے؟ ہمیں خوشی ہے کہ "الحق" کا یہ یادگار نمبر، غور و فکر کا یہ موقع اور یہ کیفیت قاری کو فراہم کرتا ہے۔

مولانا سمیع الحق، مولانا عبدالقیوم حقانی اور جملہ ارکان و معاونین موتمر المصنفین بجاطور پر اس محنت پر تحسین و آفرین کے مستحق ہیں۔

مُسافرینِ آخرت

ادارہ:

- مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے سالار اور مخلص رفیق محترم سالار عبدالعزیز صاحب کی ہمشیرہ محترمہ ۳۰ اکتوبر کو انتقال کر گئیں۔
- مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے کارکن محترم ابو معاویہ عبدالستار صاحب کے بہنوئی اور چودھری افتخار حسین صاحب (سیشن جج) کے برادرِ بزرگ چودھری محمد سرور (سکنہ چک نمبر ۱۰۸-۷ آر) گذشتہ دنوں رحلت فرما گئے۔ چودھری محمد سرور مرحوم کی وفات پر احرار رفقاء پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ اور دیگر احرار کارکنوں نے اظہار تعزیت کیا ہے۔

ارا کینِ ادارہ مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا گو ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحومین کی مغفرت کےلئے دعاؤں کا خاص اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائیں اور لواحقین کو صبر عطا فرمائیں۔ (آمین)

تصحیح

گزشتہ شمارہ میں جناب پروفیسر عبدالرحمن سندھو کی نعت شائع ہوئی۔ ان کا نام سہواً عبدالحئی شائع ہو گیا۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)